اھدائی

توانا بود هر که دانا بود　　ز دانش دلِ پیر برنا بود
(فردوسی)

با احترامات فائقه
دکتر شمس الدین احمد
رئیس بخشِ فارسی دانشگاہِ کشمیر
سری ناگار، کشمیر، ہند

دانش

شمارہ ۲

جولائی ۱۹۷۱ء

ادارہ:- ڈاکٹر شمس الدین احمد صدر شعبہ
عبدالرحمٰن راہی لیکچرار
ڈاکٹر کاشی ناتھ پنڈت لیکچرار

شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی سرینگر

Scanned with OKEN Scanner

Scanned with OKEN Scanner

پیش گفتار

شعبۂ فارسی کے کارپردازوں کو یہ کہتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ "دانش" کا یہ دوسرا شمارہ نہ صرف مطلوبہ وقت پر قارئین تک پہنچایا جا رہا ہے، بلکہ گذشتہ شمارہ میں جن اضافات کا وعدہ کیا گیا تھا اسے بھی پورا کیا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم رسالہ کی پیش رفت کو اسی اضافہ تک ہی محدود کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری مسلسل کوشش یہ ہوگی کہ رسالہ کے مضامین میں زیادہ سے زیادہ تنوع کے علاوہ اس کی کیفیت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا رہے۔

زیر نظر شمارہ میں فارسی کے لئے حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ دیگر باتوں کے علاوہ ایسا کرنا اس لئے بھی ضروری تھا کہ ہم اس میں جدید فارسی ادب کو مناسب جگہ دے سکیں۔ اس کی چند وجوہات ہیں، اول یہ کہ ہم گذشتہ دو صدیوں تک ہندوستان پر غیر ملکی تسلط کی وجہ سے ایران کی ثقافتی پیش رفت سے نا آشنا رہے ہیں۔ اب جبکہ ہم آزاد ہو کر ملک کو ترقی کی راہ پر لے جا رہے ہیں، لازم ہے کہ اس نقصان کی تلافی کی جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ گذشتہ پچاس اور بالخصوص پچیس برس سے اس طرف ایرانی ادب اور فارسی زبان میں ہنگامہ خیز تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ فارسی ادب سینکڑوں برسوں کی روایات کی زنجیریں توڑ کر ایک نئی فضا میں پل رہا ہے اب فارسی زبان اور ادب سے وابستگی رکھنے والے ہر ادیب، نقاد اور دانشمند کو اس ادب کے شاندار اور روشن مستقبل سے امیدیں وابستہ ہوگئی ہیں۔ فنی تسہیلات کی بنا پر اب یہ بات مضحکہ سی لگتی ہے کہ کوئی بھی ادبی شاہکار چاہے وہ ماضی سے تعلق رکھتا ہو چاہے حالی یا مستقبل سے گمنامی میں پڑ کر اہل ذوق کی نظروں سے اوجھل ہو کر رہے۔

ادھر ہندوستان کی آزادی کے بعد ہمارے اور ایران کے درمیان ثقافتی

روابط میں نشاط ثانیہ کا دور شروع ہوا۔ ہم نے دو صدیوں کے جمود کو توڑنا شروع کیا۔ اس میں وقت تو لگ جائے گا لیکن حسن خوش اسلوبی اور دُرست روی کے ساتھ دونوں ملک انسان دوستی اور مفاہمت کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں، وہ بذات خود ہمارے لئے انتہائی طور حوصلہ افزا ہے اسلئے ظاہر ہے کہ فارسی ادب اور ایرانی تہذیب و تمدن سے دلچسپی رکھنے والے حضرات جدید ایران کو اس کے جدید ادب کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ رسالہ "دانش" ایسے ہی موقعوں کو فراہم کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ اہل علم حضرات سے بھی توقع ہے کہ وہ اپنے علمی اور ثقافتی ذوق کی نشو و نما کیلئے تجسس و تفحص کرتے رہیں گے۔ اور اس طرح ہمیں فارسی ادب کی خدمت کرنے کا موقع دیتے رہیں گے۔

ہم نے اس رسالہ کے فارسی حصہ میں کشمیر کے لوک ادب کو بھی کم و بیش جگہ دی ہے۔ ہم یک طرفہ روابط کے قائل نہیں یعنی ہم صرف اتنا ہی نہیں چاہتے کہ ہمارے رسالہ میں جس کے شمارہ جات ایران اور افغانستان بھی پہنچتے ہیں، صرف ایران ہی کی دین کا ذکر ہو اور ہمارے اپنے ثقافتی خزانے کی وہاں کے لوگوں کو خبر تک نہ ہو۔ ہم یہ وثوق سے کہنا چاہتے ہیں کہ ایران اور ان تمام ممالک کے لوگ جہاں فارسی بولی جاتی ہے ہماری اور ہمارے تمدن کے زیادہ سے زیادہ پہلوؤں کو جاننا اور ان کے درمیان مماثلت پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے مقامی قارئین سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس موضوع پر وقتاً فوقتاً اپنے مقالات ہمیں ارسال کرتے رہیں۔ یہ صرف ہمارا ہی سماجی اور تاریخی فرض نہیں بلکہ ان کا بھی ہے کہ وہ اپنے آباد اجداد کی اس گراں بہا میراث کی نگہبانی کریں اور اپنے طور جہاں تک ہو سکے اس میں اضافہ کریں۔

کئی بزرگوں اور دوستوں نے دانش کے پہلے شمارہ کی بڑی تعریف کی ہے اور ہمیں حوصلہ افزائی کے خطوط لکھے ہیں۔ ہم ان سبکے تہ دل سے شکر گذار ہیں۔ ہم ان کی ناقدانہ رائے کی قدر کرتے ہیں اور ان کی طرف سے دئے گئے مشوروں کو بڑا سودمند سمجھتے ہیں چنانچہ زیر نظر شمارہ کی ترتیب و تہذیب میں ان کے مشوروں کا بڑا ہاتھ ہے۔

اس شمارہ کے لئے ہمارے پاس ادب دوستوں نے مقالات بھیجے۔ لیکن ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ایک ہی شمارہ میں ان کی اشاعت ممکن نہ ہو سکی۔ ہم معذرت کے ساتھ ایسے .... لوگوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ان کے مضامین وا لکش کے آئندہ شمارہ میں ضرور اپنا مقام حاصل کریں گے۔

(ادارہ)